فرید احمد نعمانی

زوال کا علاج

''امام مالک رحمہ اللہ کا قول ہے کہ اس امت کے آخری لوگوں کی اصلاح بھی اسی چیز سے ہوسکتی ہے، جس چیز سے اس امت کے پہلے لوگوں کی اصلاح ہوئی تھی۔ جس چیز نے اس امت کے پہلے حصے کے زوال کو عروج میں بدلا تھا، اسی چیز سے اس امت کے آخری حصے کے زوال کو عروج میں بدلا جاسکتا ہے۔ 1915ء میں مولانا ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ نے کہا تھا کہ اگر کوئی شخص زوالِ امت کا علاج دریافت کرے اور وہ کہے کہ ایک ہی جملے میں امت کے زوال کا علاج بیان کیا جائے تو میں یہ کہوں گا کہ امت کے زوال کا علاج یہ ہے کہ قرآنی معارف بیان کرنے والے مرشدین اور صادقین پیدا کیے جائیں۔ یوں اس امت کے زوال کو عروج میں بدلا جاسکتا ہے۔'' یہ الفاظ ہیں داعیٔ قرآن حضرت مولانا محمد اسلم شیخوپوری شہید نور اللہ مرقدہ کے۔ جو انہوں نے اپنے آخری درس قرآن کریم میں مسلمانوں کے زوال کو عروج میں بدلنے کے ضمن میں ارشاد فرمائے تھے۔

حضرت رحمہ اللہ کے حوالے کو کالم کا ابتدائیہ بنانے کی وجہ کچھ یوں ہے کہ راقم الحروف جس مدرسے میں بحیثیت مدرس فرائض سرانجام دے رہا ہے، وہاں گزشتہ دنوں ختم بخاری شریف اور تکمیل حفظ قرآن کریم کی پروقار تقریب منعقد ہوئی۔ مجلس کے مہمان خصوصی جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کے مایہ ناز استاذ حضرت مولانا محب اللہ زید مجدھم تھے۔ ان کے علاوہ مبلغ اسلام مولانا محمد عزیز (سابق امام مدنی مسجد تبلیغی مرکز) بھی رونق انجمن تھے۔ اول الذکر ممدوح نے طالبات کو بخاری شریف کے آخری درس اور مجمع عام کو اپنے قیمتی نصائح سے سرشار فرمایا۔ جب کہ ثانی الذکر شخصیت نے اپنے جامع بیان میں عامۃ الناس کو، قرآن اور اہل قرآن سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

امر واقعہ یہ ہے کہ یہ گھڑیاں بڑی نازک اور کٹھن ہیں۔ اس لیے اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ اہل علم اور عوام کا تعلق پہلے سے کہیں زیادہ پائیدار و پختہ ہو۔ طاغوت اور اس کے ہرکاروں کی پوری کاوش اسی ایک نکتے کے گرد گھوم رہی ہے کہ کسی طرح مسلمانوں کو علماء حق سے دور کردیا جائے۔ اس مقصد کے لیے وہ ہر سطح پر سازشوں کے جال بن رہا ہے۔ لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ حضرات علمائے کرام، بزرگان دین اور مشائخ وقت کے ارشادات وکلمات کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچایا جائے۔ تاکہ ہمارے درد کی دوا ہوسکے۔ تشنہ لبوں کی سیرابی کا

سامان مل سکے۔ ہم موجودہ ذلت ونکبت سے نکل کر عزت ورفعت کی ان بلندیوں پر پہنچ سکیں، جو اسلام کے قرن اول کی پہچان تھی۔ بلاشبہ ان صاحبان بصیرت اور اہل قلب کی آواز جہاں پر درد ہے، وہیں پر تاثیر بھی ہے۔ ان شب زندہ دار اہل اللہ کا وجود، اس بیمار قوم اور جاں بلب معاشرے کے لیے ہزاروں خیر اور برکتوں کا باعث ہے۔ یہ اتقیاء اس بے کس امت کے نباض ہیں۔ ان کے قلوب اللہ رب العالمین کی خشیت وانابت سے لبریز ہیں۔ ان کے بتائے ہوئے نسخے تیر بہدف ہیں۔ اسی فائدے کو مدنظر رکھتے ہوئے ذیل میں ہم بیان کردہ شخصیات کے افادات کا نچوڑ اور خلاصہ نذر قارئین کر رہے ہیں۔

حضرت مولانا محب اللہ دامت برکاتہم نے وحی کی حقیقت اور عقل ونقل کے فرق کو بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''دین کا کوئی بھی حکم وحی کے بغیر مکمل نہیں ہوسکتا۔ شریعت کے احکام کو عقل کے بجائے نقل سے سیکھنے کی ضرورت ہے۔ جتنے بھی علوم ہیں، ان سب کا مبدا اور سرچشمہ وحی ہے۔ چاہے وہ وحی جلی ہو یعنی قرآن کریم یا وہ وحی خفی ہو یعنی احادیث مبارکہ۔ قرآن کریم کو اپنی عقل کے ترازو سے مت تولو بلکہ قرآن مجید کو نقل سمجھ کر قبول کرلو کہ یہ اللہ کا فرمان ہے، چاہے ہماری سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔ بس ہم اسے دل وجان سے قبول کرتے اور مانتے ہیں۔'' خودرائی اور خودنمائی سے بچنے پر زور دیتے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا اپنے اسلاف سے اور اپنے بزرگوں سے، اپنے آپ کو جوڑے رکھو۔ یہ کامیابی اور عدل کا راستہ ہے۔ ان کی عزت، ان کی حرمت، ان کا احترام ہمارے دل ودماغ کے اندر ہونا چاہیے۔ انہوں نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے اندر آخرت کی فکر ہونی چاہیے۔ غفلت کے ساتھ زندگی نہ گزاریں۔ جو کچھ ہم زبان سے کہہ رہے ہیں اور جو اعمال وسکنات ہم سے صادر ہو رہے ہیں، انہیں خوب سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے۔

ملک وشہر کے پریشان کن احوال کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہم نے دو ایسے گناہ کرلیے ہیں، جس کی وجہ سے ہم نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی عداوت اور لڑائی مول لی ہے۔ جس کی سزا ہم بھگت رہے ہیں۔ ایک سودخوری۔ اور دوسرا حدیث میں آتا ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں جس نے میرے دوست سے دشمنی کی تو میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں۔ علمائے کرام، صلحا اور قرآن پاک کی حفاظت کرنے والے حفاظ کرام یہ اولیاء اللہ ہیں۔ جو لوگ ان کے ساتھ دشمنی کر رہے ہیں، ان کی مخالفت کر رہے ہیں، ان کی قتل وغارت گری کے منصوبے بنا رہے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ سے اعلان جنگ ہے۔

موجودہ بدامنی اور قتل وفساد اور اس کے سدباب پر روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بلا امتیاز اس وقت ہمارے اس شہر وملک میں کسی بھی انسان کی، چاہے اس کا تعلق کسی بھی رنگ سے ہو۔ کسی بھی نسل سے ہو۔ کسی بھی زبان سے ہو، جان محفوظ ہے نہ مال محفوظ ہے اور نہ عزت وآبرو محفوظ ہے۔ یہ صرف دین سے دوری کی وجہ سے

ہے۔ اگر ہمارے بچے بچیاں زیور علم دین سے آراستہ ہو جائیں تو میں اس بات کی ضمانت دیتا ہوں کہ ان شاء اللہ العزیز اس معاشرے کے اندر آپ کو کوئی چور ڈاکو، کوئی قاتل، کوئی زانی اور کوئی بدمعاش نظر نہیں آئے گا۔

جب کہ مولانا محمد عزیز دامت برکاتہم نے قرآن مجید کی عظمت و صداقت کو بیان کرتے ہوئے کہا: ''کراچی کا رنگ قوم پرستی کا نہیں ہے۔ یہ مدارس کا شہر ہے۔ یہ اللہ والوں کا شہر ہے۔ یہ خانقاہوں کا شہر ہے۔ یہ رنگ واضح ہونا چاہیے۔ اس کی وضاحت کی شکل یہ ہوگی کہ عوام کا تعلق درس قرآن کے ساتھ مضبوط ہو۔ ہر ہر مسجد میں درس ہو۔ ہماری نسل، ہمارے گھر، ہمارے بازار قرآن وسنت کے تذکرے سے مزین ہو جائیں۔ اس کے لیے عامۃ الناس علما کا ساتھ دیں۔ ان کے ہاتھ پاؤں بنیں۔ ان کی منت کریں اور درس قرآن کی شکلیں قائم کریں۔ اس کی بڑی شدید ضرورت ہے۔ اگر اس کی فضا بنے گی تو بیداری آئے گی۔ ان شاء اللہ حالات کی تبدیلی کی بڑی اچھی شکلیں بنیں گی۔ صرف گزشتہ سال میں یورپ میں بیس لاکھ کے قریب عیسائی مسلمان ہوئے ہیں۔''

طاغوت کی سازشوں سے پردہ اٹھاتے ہوئے مولانا نے کہا کہ باطل اور اس کے آلہ کار بہت چوکنا ہیں۔ وہ دیکھ رہے ہیں کہاں کہاں سے کون کون قرآن کا داعی ہے۔ کہاں کہاں امت میں بیداری آرہی ہے اور کس کس راستے سے آرہی ہے۔ لوگ کیسے قومیت کے بدبودار نعروں سے نکل رہے ہیں اور اجتماعیت کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ اس معاملے میں وہ فاسد تدبیریں کر رہے ہیں، ان شخصیات کو ہٹانے کے لیے جن کے ذریعے سے اس امت میں بیداری آرہی ہے۔ اسلامی دنیا کی پاکستان سے وابستہ توقعات اور عالم اسلام میں مملکت خداداد کے مقام کا تذکرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا: ''پورے عالم اسلام کے مسلمان پاکستان سے بڑی امید باندھے ہوئے ہیں۔ مختلف ملکوں میں جانا ہوتا ہے اور مختلف طبقات کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ہوتا ہے۔ سعودیہ میں سفر کا اتفاق ہوا۔ آپ کو حیرت ہوگی کہ وہ حضرات ہاتھ جوڑ کے کہتے ہیں کہ خدا کے لیے پاکستان کی حفاظت کرو۔ پاکستان کا زوال یہ پورے عالم اسلام کا زوال ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حرمین شریفین کی حفاظت ظاہری اسباب میں پاکستان کی حفاظت میں ہے۔'' اللہ تعالیٰ ہمیں ان بزرگوں کی باتوں کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

ضـــــروری اطـــلاع

الحمدللہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی نئی ویب سائٹ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے اور اس نے گزشتہ دو ماہ سے کام شروع کر دیا ہے۔ نہیں تھا۔ یہ سائٹ انگلش، عربی اور اردو میں بنائی گئی ہے۔ اس کی مزید بہتری کیلئے قارئین سے تجاویز کی بھی درخواست ہے۔ نیز فقہی، شرعی و عائلی مسائل کے لئے بھی دارالعلوم کی اس ویب سائٹ سے رجوع کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح ماہنامہ ''الحق'' اب ویب سائٹ اور فیس بک پر بھی قارئین کو دستیاب ہے۔

www.jamiahaqqania.edu.pk